AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 4, Issue 1, June 2020, PP: 145-162
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

نبی کریم ﷺ کے پیکر جسمانی کا بیان– مرویاتِ حضرت عائشہؓ کی روشنی میں

Description of the Prophet's Physical Characteristics: In the light of the Hazrat Ayesha's Narrations

Muhammad Faheem [1], Muhammad Sajjad [2]
[1] Doctoral Candidate, [2] Chairman Department of Interfaith Studies
Faculty of Arabic and Islamic Studies, AIOU, Islamabad, Pakistan

ARTICLE INFO

Article History:
Received 12 May 2020
Revised 28 May 2020
Accepted 12 June 2020
Online 30 June 2020

DOI:

***Keywords**:*
Syeda Ayesha, Beautiful Smile, Final Prophet, Multi-Cultural, Pluralistic Society.

ABSTRACT

Umm-ul-Mu'minīn Syeda Ayesha Ṣiddiqua (may Allah be pleased with her) is prominent amongst all the female companions in terms of her intellectual and scholarly status. Apart from being a frequent reporter, she was also a leading disseminator of the Prophet's attributes (shamāil). There are numerous aspects of shamāil-e-Nabavi that have been passed on to Ummah only through her. This article is based on the research study of her services in communicating the physical features of the Prophet (peace be upon him) to the community. The paper deals with the exquisite description of the Prophet's complexion, his hair, the fair and brightened face, beautiful smile, miraculous eyes and ears. It further goes on in the sketch of his neck, hands and feet. Along with the physical characteristics of the Prophet (peace be upon him), the researcher also elaborates the pace, fragrance of his body and likewise distinct features of the final prophet (peace be upon him). This discussion is not only a refresher for the faith that revives the love and reverence of the Prophet (peace be upon him) but also reaffirms the distinguished knowledge and excellence of Syeda Ayesha. Particularly in the elaboration of physical features of the Prophet (peace be upon him) to the students of ḥadīth and sīrah.

* Corresponding author's email: muhammadfaheem0302@gmail.com

CC BY

تعارف:

کسی بھی شخصیت کو سمجھنے میں اس کی جسامت اور شخصی وقار کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ انسان کی جسمانی ساخت اور اعضائے بدنیہ کا تناسب و توازن اس کے ذہنی، فکری اور اخلاقی و معاشرتی مقام کے ترجمان ہوتے ہیں۔ آقائے دوجہاں ﷺ کی ذات و سراپائے اقدس کے مطالعہ سے ایک ایسی پرکشش اور وجیہ شخصیت کا نقشہ ذہن میں ابھرتا ہے جو بے مثل حسن و جمال، رعب و وقار، عظمت و رفعت، ذہانت و فطانت، شجاعت و بہادری، جود و سخاوت، امانت و دیانت، صبر و استقامت، فصاحت و بلاغت، سادگی و انکساری، فرض شناسی و نفع بخشی جیسی صفات کاملہ کا پیکرِ اتم ہو۔ آپ ﷺ کا سراپائے اقدس انتہائی پرکشش اور متوازن تھا۔ آپ ﷺ کی شخصیت میں رعب و رحمت کا ایسا امتزاج تھا کہ دیکھنے والے مرعوب بھی ہوتے لیکن رحمت و شفقت نبوی انہیں استفادے سے محرومی سے بچا لیتی۔

نبی کریم ﷺ کے سراپائے اقدس کی تفصیل کتب احادیث و سیرت میں جابجا ملتی ہے اور شمائل نبوی کے متعدد گہر ہائے تابدار ایسے ہیں جو صرف سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کے ذریعے امت تک پہنچے ہیں، آپؓ نے نبی کریم کی جسمانی ساخت اور اعضائے بدنیہ کو شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے، اس تحقیقی مضمون میں نبی کریم ﷺ کے پیکر جسمانی کو سیدہ عائشہ، جنہیں سالہا سال تک ذاتِ نبوی ﷺ کے قرب کی سعادت حاصل رہی، کی مرویات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

موضوع سے متعلق سابقہ علمی و تحقیقی کام کا جائزہ:

مطالعات سیرت میں شمائل نبوی پر بہت زیادہ کام ہوا ہے۔ محدثین اور سیرت نگاروں نے ضخیم کتب کی صورت میں اس موضوع پر قیمتی ذخیرہ مرتب کیا ہے۔ شمائل کے عنوان کے ساتھ موجود تحریری ذخیرے میں ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (م279ھ) کی کتاب "الشمائل المحمدیہ المعروف بہ شمائل ترمذی" کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔ اس کتاب نے بعد کے شمائل نگاروں کے لیے ایک نئے منہج کی بنیاد رکھی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے جسمانی خدوخال کی تفصیلات اور جزئیات نگاری اس کتاب کی خصوصیت ہے۔ مختلف زبانوں میں اس کی متعدد شروح بھی شمائل نبوی پر الگ اور قابل قدر کام ہے۔

شمائل نبوی سیرت نگاری کا ایک خاص رجحان ہے، امام ترمذی کی شمائل سے قبل اس عنوان کو صفۃ النبی ﷺ اور اخلاق النبی ﷺ کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے، ابو البختری وہب بن وہب الاسدی (۲۰۰ ھ) کی کتاب صفۃ النبی، اسی طرح المدائنی (۲۲۴ھ) کی صفۃ النبی، محمد بن عبداللہ الوراق (۲۴۹ھ) کی اخلاق النبی ﷺ اور داؤد بن علی الاصبہانی (۲۷۰ھ) کی صفۃ اخلاق النبی ﷺ معروف کتب ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ کتب ایسی بھی ہیں جن میں بطور خاص نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک ہی کو موضوع بنایا گیا ہے جیسے شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی مطلع الانوار، قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی حلیہ شریف، نواب صدیق حسن خان کی بلوغ العلی بمعرفۃ الحلی، سید جمیل احمد سہسوانی کی حلیۃ الابرار (منظوم)، حافظ محمد امین مفتی جامعہ عباسیہ بہاولپور کی جمال باکمال، مفتی محمد شفیع اوکاڑوی کی الذکر الجمیل فی حلیۃ الحبیب، عائض بن عبداللہ القرنی کی محمد کانک تراہ، شیخ ابراہیم بن عبداللہ کی الرسول کانک تراہ جس کا اردو ترجمہ حافظ عبد الستار الحماد نے آئینہ جمال نبوت کے نام سے کیا ہے، ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی حسن سراپائے رسول ﷺ، علی محمد صمصام کی حلیہ مصطفیٰ (پنجابی اشعار) وغیرہ۔

اس سارے علمی ذخیرے میں نبی کریم ﷺ کے پیکر جسمانی کی ساخت اور حسن و جمال کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ مذکورہ کتب و رسائل میں سے اکثر میں ایک تو بنیادی مآخذ پر ارتکاز نہیں کیا گیا اور ثانوی مآخذ سے مواد لیا گیا ہے بلکہ بعض کتب میں تو سرے سے مآخذ کا حوالہ پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس کی گئی ہے اور تحقیقی تقاضوں کو کماحقہ اہمیت نہیں دی گئی۔ دوسرا یہ کہ نبی کریم ﷺ کے پیکر جسمانی کے بیان میں سیدہ عائشہ کی انتہائی اہم مرویات کا احاطہ بھی نہیں کیا گیا بلکہ بہت کم ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب کہ حضرت عائشہ نے جس فصاحت و بلاغت سے شمائل نبوی اور بالخصوص سراپائے نبوی کو بیان کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ شمائل نبوی سے متعلق ان کی سات سو سے زائد روایات کتب حدیث و سیرت کی زینت ہیں۔ اس مضمون میں سراپائے نبوی ﷺ کو بیان کرنے والی ان کی تمام مرویات کو بنیادی مآخذ میں سے اخذ کر کے ترتیب کے ساتھ یکجا پیش کیا گیا ہے۔

پیکر و قامت نبوی ﷺ کے حسن اعتدال کا بیان:

نبی کریم ﷺ کے پیکر انور سے وجاہت و عظمت ٹپکتی تھی۔ دیکھنے والے جمال مصطفیٰ سے اپنی آنکھوں کو منور کرتے۔ قد مبارک درمیانہ تھا لیکن دوسرے لوگوں کے ساتھ ہوتے تو سب سے بالا ہی نظر آتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

كَانَ مِنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَامَتِهِ: أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ،وَلَا الْمُشَذَّبِ الذَّاهِبِ،وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ. وَكَانَ يُنْسَبُ إِلَى الرَّبْعَةِ. إِذَا مَشَى وَحْدَهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَى حَالٍ يُمَاشِيهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُنْسَبُ إِلَى الطُّوَلِ إِلَّا طَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا اكْتَنَفَهُ الرَّجُلَانِ الطَّوِيلَانِ فَيَطُولُهُمَا،فَإِذَا فَارَقَاهُ نُسِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّبْعَةِ[1]

"قامت میں نبی کریم ﷺ کی خوبی یہ تھی کہ آپ بہت لمبی لکڑی کی طرح نہیں تھے۔ نہ ہی انتہائی چھوٹے تھے۔ آپ ﷺ کی قامت کو اعتدال کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ جب اکیلے چلتے تو ایسے نہ چلتے جیسے کوئی لمبا آدمی چلتا ہے مگر آپ ﷺ اس سے بلند ہوتے اور جب بھی دو لمبے آدمی آپ ﷺ کے ساتھ چلتے تو آپ ﷺ ان سے بلند ہی ہوتے اور ان سے جدا ہو جاتے تو آپ ﷺ کا قد میانہ ہو جاتا۔"

نبی کریم ﷺ کے پیکر اقدس کی نورانی رنگت کا بیان:

نبی کریم ﷺ کے پیکر اقدس کی نورانی رنگت کے بارے میں سیدہ عائشہ کے بیانات کچھ یوں ہیں:

وَكَانَ لَوْنُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ[2]

"آپ ﷺ کا رنگ مبارک چونے کی طرح سفید نہیں تھا۔"

وَكَانَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ۔ "آپ ﷺ کا رنگ مبارک روشن و چمک دار تھا۔"

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنْوَرَهُمْ لَوْنًا[3]

"آپ ﷺ کا چہرہ مبارک تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھا اور آپ ﷺ کا رنگ مبارک تمام لوگوں سے زیادہ نورانی تھا۔"

نبی کریم ﷺ کے مبارک بالوں کا بیان:

نبی کریم ﷺ کے مبارک بالوں کے بارے میں حضرت عائشہ کے بیانات درج ذیل ہیں:

كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ[4]

"آپ ﷺ کے بال مبارک جمہ (وہ بال جو کندھوں تک پہنچتے ہوں) سے کچھ اوپر اور وفرہ (وہ بال جو کانوں کی لو تک ہوں) سے نیچے تھے۔" (یعنی کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان تک تھے)۔

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلَ الشَّعَرِ حَسَنَهُ لَيْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا الْجَعْدِ الْقَطَطِ وَكَانَ إِذَا امْتَشَطَ بِالْمِشْطِ كَأَنَّهُ حُبُكُ الرِّمَالِ وَكَأَنَّهُ الْمُتُونُ الَّتِي فِي الْغَدَرِ إِذَا صَفَّقَتْهَا الرِّيَاحُ وَإِذَا نَكَتَهُ بِالْمِرْجَلِ أَخَذَ بَعْضُهُ بَعْضًا وَتَحَلَّقَ حَتَّى يَكُونَ مُتَحَلِّقًا كَالْخَوَاتِيمِ وَكَانَ مِنْ أَوَّلِ أَمْرِهِ قَدْ سَدَلَ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَمَا تُسْدَلُ نَوَاصِي الْخَيْلِ حَتَّى جَاءَهُ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْفِرْقِ فَفَرَقَ وَكَانَ شَعَرُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ وَرُبَّمَا كَانَ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ [5]

"نبی کریم ﷺ کے بال مبارک قدرے خمدار اور خوبصورت تھے، بالکل سیدھے یا بے حد گھنگریالے نہ تھے۔ جب آپ ﷺ کنگھی فرماتے تو بالوں میں لہریں پڑ جاتیں جیسے میدان میں چھوٹے چھوٹے راستے ہوں یا جیسے کوئی تالاب سوکھ جائے تو وہاں زمین پر لکیریں رہ جائیں۔ لیکن جب آپ ﷺ کنگھی سے ان کو دائیں بائیں کر لیتے تو وہ لہریں مٹ جاتیں اور زلفیں رخ انور کے گرد گھیر اڈال لیتیں جیسے انگوٹھی نے انگلی کو گھیر اڈالا ہوتا ہے۔ ابتداءً آپ ﷺ بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی مبارک پر ڈال لیا کرتے تھے جیسے گھوڑوں کی پیشانی پر بال ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن جب جبریل علیہ السلام اپنے بالوں میں مانگ نکال کر آئے تو نبی کریم ﷺ نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور کبھی کانوں کی لو تک۔"

نبی کریم ﷺ کے مبارک بالوں کا رنگ:

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں:

وَكَانَ شَيْبُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ خُيُوطُ الْفِضَّةِ يَتَلَأْلَأُ بَيْنَ ظَهْرَيْ سَوَادِ الشَّعَرِ الَّذِي مَعَهُ فَإِذَا مَسَّ ذَلِكَ الشَّيْبَ بِصُفْرَةٍ وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَا يَفْعَلُ ذَلِكَ صَارَ كَأَنَّهُ خُيُوطُ الذَّهَبِ يَتَلَأْلَأُ بَيْنَ ظَهْرَيْ سَوَادِ الشَّعَرِ الَّذِي مَعَهُ [6]

"نبی کریم ﷺ کے سیاہ بالوں میں (گنتی کے چند بالوں کی) سفیدی ایسے تھی کہ جیسے چاندی کے دھاگے۔ پھر جب اکثر سفید بالوں کو مہندی سے رنگ لیتے تو وہ ایسے لگتے کہ جیسے سونے کی تاریں ہوں۔"

نبی کریم ﷺ کی مانگ مبارک کا بیان:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

كُنْتُ أَفْرِقُ خَلْفَ يَافُوخِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَسْدِلُ نَاصِيَتَهُ [7]

"میں نبی کریم ﷺ کے سر پر چندیا (بالائی سطح) کے پچھلے حصے میں مانگ نکالا کرتی تھی اور آگے کے بال پیشانی پر لٹکتے چھوڑتی تھی۔"

سر انور کے پچھلے حصے میں مانگ نکالنے کی بات ابتدائی معمول تھا۔ بعد میں آپ ﷺ سارے بالوں میں مانگ نکال لیا کرتے تھے۔ پہلے پہل نبی کریم ﷺ بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان اپنی پیشانی مبارک پر ڈال لیا کرتے تھے لیکن جب جبریل علیہ السلام اپنے بالوں میں مانگ نکال کر آئے تو آپ ﷺ نے بھی مانگ نکالنا شروع کر دیا تھا۔

نبی کریم ﷺ کے چمکتے دمکتے رخ انور کا بیان:

نبی کریم ﷺ کے چہرۂ مبارک کے بے مثل حسن و جمال کو صحابہ کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے۔ مگر سیدہ عائشہ بھی اس خدمت میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کے خدو خال کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتی ہیں:

دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ [8]

"نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور کے خدو خال چمک رہے تھے۔"

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے والد حضرت ابو بکر نے مجھے بتایا کہ اس شعر میں نبی کریم ﷺ کے اوصاف کا بیان ہے:

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ... رَبِيعُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ [9]

"وہ گوری رنگت والے جن کے چہرے کے تصدق سے بارش مانگی جاتی ہے جو یتیموں کی بہار اور بیواؤں اور مسکینوں کے محافظ ہیں۔"

نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور کی ضیا پاشیوں سے متعلق حضرت عائشہ اپنا ایک دلچسپ واقعہ بتاتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے کپڑے سی رہی تھی کہ اچانک سوئی گر گئی اور تلاش کے باوجود نہ ملی، اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی نورانی چمک سے مجھے سوئی مل گئی۔ حضرت عائشہ کے الفاظ ہیں:

فَتَبَيَّنَتِ الإبرَةُ مِن شُعاعِ نُورِ وَجْهِهِ [10] ۔"آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی نورانی چمک سے مجھے سوئی مل گئی۔"

اس کی مزید شرح حضرت عائشہ کے اس قول سے ہو جاتی ہے جو ملا علی قاری نے نقل کیا ہے کہ وہ (حضرت عائشہ) ہمیشہ رات کی تاریکی میں نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور کے روشنی میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھیں۔ [11]

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور کی روشنی میں سوئی تلاش کرنا یا سوئی میں دھاگہ ڈال لینا کوئی ایک دفعہ کا اتفاقی واقعہ نہیں بلکہ سیدہ عائشہ کا یہ معمول تھا۔

اسی روایت کو امام ابو سعد خرگوشی نے روی کے لفظ سے حضرت عائشہؓ صدیقہ سے بغیر سند کے حدیث نقل کی ہے۔ اور اس حدیث کے بعد لکھا ہے کہ آپ ﷺ کے مکمل حسن کو ہمارے لئے ظاہر نہیں کیا گیا، کیونکہ ہماری آنکھیں اس کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتیں، اسی طرح آپ ﷺ کی تمام عقل بھی ہمارے سامنے ظاہر نہیں کی گئی۔ کیونکہ ہمارے قلوب اس کے متحمل نہیں ہیں۔ اس حدیث کو سنداً کئی طرق سے ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں مختلف الفاظ اور تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں بیٹھ کر (روئی یا اون وغیرہ) کات رہی تھی، اور آپ ﷺ اپنے جوتے مبارک گانٹھ رہے تھے۔ کہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پسینے سے شرابور ہو گئی۔ جس سے روشنی اور نور پھوٹنے لگا۔ جس سے میں حیرت زدہ رہ گئی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کی پیشانی مبارک پسینے سے شرابور ہو گئی ہے، اور آپ کی پیشانی سے نور اور روشنی پھوٹ رہی ہے۔ اگر آپ کو ابو کبیر الھذلی دیکھتا تو وہ یہ سمجھتا کہ آپ اس کے کہے ہوئے شعر کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابو کبیر الھذلی نے کیا کہا ہے۔ ام المؤمنینؓ نے فرمایا: وہ کہتا ہے۔

فإذا نَظَرْتَ إلى أَسِرَّةِ وَجْهِهِ **** بَرَقَتْ كَبَرْقِ العارضِ المُتَهَلِّلِ.

"جب آپ ان کے چہرہ انور کے خط و خال پر روشنی ڈالتے ہیں، تو وہ ایسے چمک اٹھتے ہیں، جیسے بجلی کے چمکنے کی وجہ سے سفید بادل چمک اٹھتے ہیں۔"

ام المؤمنینؓ فرماتی ہیں۔ کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور مجھے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اور فرمایا: اے عائشہؓ اللہ تعالیٰ تمہیں میری طرف سے بہترین اجر و ثواب عنایت فرمائے، مجھے تمہارے اس کلام سے جتنی زیادہ خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہے۔ وہ کسی اور چیز سے نہیں ہوئی۔[12]

مزاج نبوی کا غماز چہرہ مبارک:

بیان شمائل میں ام المؤمنین حضرت عائشہ کا منہج یہ تھا کہ وہ صرف اجمالی بیان پر ہی اکتفا نہیں کرتی تھیں بلکہ چھوٹی چھوٹی جزئیات بھی بیان کرتی تھیں جیسے آپ ﷺ ہنستے تو کیفیت کیا ہوتی، دہن مبارک کتنا کھلتا، دانت مبارک کونسے نظر آتے، حلق مبارک کا کوا نظر آتا یا نہیں، غصے کی حالت میں چہرۂ انور کے آثار کیا ہوتے اور چہرہ مبارک مزاج مبارک کی کس طرح غمازی کرتا وغیرہ۔ آئندہ سطور میں حضرت عائشہ کے ان بیانات کو پیش کیا جاتا ہے جو ایسی ہی تفصیلات پر مبنی ہیں:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

يُعْرَفُ رِضَاهُ وَغَضَبُهُ فِي سِرَارِ وَجْهِهِ،كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَضِيَ أَوْ سُرَّ فَكَأَنَّ وَجْهَهُ الْمَرْآةُ وَإِذَا غَضِبَ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاحْمَرَّتْ عَيْنَاهُ [13]

"آپ ﷺ کی خوشی یا غصہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے معلوم ہو جاتے تھے۔ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرۂ انور یوں ہوتا جیسے آئینہ ہو اور جب غصہ ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک رنگین ہو جاتا اور آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔"

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَمَرَهُمْ بِمَا يُطِيقُونَ مِنَ الْعَمَلِ يَقُولُونَ :يَا رَسُولَ اللهِ،إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ،إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ،مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ،وَمَا تَأَخَّرَ،قَالَتْ :فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِه [14]

"اگر نبی کریم ﷺ لوگوں کو کسی ایسے کام کا حکم دیتے جس کی وہ لوگ طاقت رکھتے ہوں اور وہ لوگ کہتے: یارسول اللہ! ہم آپ ﷺ کی طرح نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیے ہیں، تو نبی کریم ﷺ ناراض ہو جاتے اور آپ ﷺ کے غصے کو آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیا جاتا۔"

نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کی سرخی کا بیان:

نبی کریم ﷺ کو اگر کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرۂ انور پر سرخی ظاہر ہو جاتی۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ اپنا ایک مشاہدہ ان الفاظ کے ساتھ بیان فرماتی ہیں:

ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَدِيجَةَ فَأَطْنَبَ فِي الثَّنَاءِ عَلَيْهَا،فَأَدْرَكَنِي مَا يُدْرِكُ النِّسَاءَ مِنَ الْغَيْرَةِ،فَقُلْتُ: لَقَدْ أَعْقَبَكَ اللهُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ،حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ

قَالَتْ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغَيُّرًا لَمْ أَرَهُ تَغَيَّرَ عِنْدَ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عِنْدَ نُزُولِ الْوَحْيِ أَوْ عِنْدَ الْمَخِيلَةِ حَتَّى يَعْلَمَ: رَحْمَةٌ أَوْ عَذَابٌ؟ [15]

"ایک دن نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ کا ذکر کیا تو ان کی خوب تعریف کی، مجھے عورتوں والی غیرت آگئی، میں نے کہا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو ایک سرخ مسوڑھوں والی بوڑھی قریشی عورت کے پیچھے لگادیا ہے (جو فوت بھی ہوگئی ہے)۔ نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک اس طرح سرخ ہوگیا جس طرح صرف نزول وحی یا بادل چھاجانے کے وقت ہوتا تھا، جس میں نبی کریم ﷺ یہ دیکھتے تھے کہ یہ بادل باعث رحمت ہے یا باعث عذاب۔"

نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور کی مسکراہٹ کا بیان:

جب نبی کریم ﷺ ہنستے یا مسکراتے تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی جو کیفیت ہوتی اس کے متعلق حضرت عائشہ کا بیان یہ ہے کہ

مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ [16]

"میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح ہنستے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کے حلق مبارک کا کوا نظر آجائے بلکہ آپ ﷺ تبسم ہی فرمایا کرتے تھے۔"

نبی کریم ﷺ کی چاند کی طرح چمکتی جبین سعادت کا بیان:

شمائل نبوی کے بیان میں جہاں حضرت عائشہ کی یہ خدمات قابل قدر ہیں کہ انہوں نے تقریباً ہر پہلو کو بیان کیا ہے وہاں ان کا منہج بیان بھی نبی کریم ﷺ سے کمال محبت اور ان کی اپنی فصاحت و بلاغت کا آئینہ دار ہے۔ نبی کریم ﷺ کی روشن پیشانی کے ذکر میں حضرت عائشہ کی روایت کے درج ذیل الفاظ قابل غور ہیں:

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْلَى الْجَبِينِ إِذَا طَلَعَ جَبِينُهُ مِنْ بَيْنِ الشَّعَرِ أَوِ اطَّلَعَ مِنْ فَلَقٍ أَوْ عِنْدَ طَفَلِ اللَّيْلِ أَوِاطَّلَعَ وَجْهُهُ عَلَى النَّاسِ يُرَى وَجَبِينُهُ كَأَنَّهُ ضَوْءُ السِّرَاجِ الْمُوقَدِ يَتَلَأْلَأُ وَكَانُوا يَقُولُونَ هُوَ خَتْمُ قَمَرٍ [17]

"نبی کریم ﷺ کی پیشانی سب سے زیادہ عظمت والی اور روشن تھی۔ جب مبارک زلفوں سے نکلتی یا صبح یا شام کے وقت ظاہر ہوتی یا آپ ﷺ لوگوں کے سامنے آتے تو ایسے چمکتی ہوئی دکھائی دیتی کہ جیسے روشن چراغ ہو اور لوگ کہتے کہ وہ چاند کی مہر ہے۔"

نبی کریم ﷺ کی آنکھ مبارک کے کمالات کا بیان:

ایک موقع پر حضرت عائشہ نگاہ نبوی کی عظمت کا ذکر براہ راست نبی کریم ﷺ کے سامنے کرتی ہیں اور بعد ازاں امت کو بھی ان معجزاتِ نگاہ نبوی سے باخبر کرتی ہیں۔ روایات ملاحظہ ہوں:

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بار مجھ سے فرمایا:

يَا عَائِشَةُ،هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام،وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ :عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ،تَرَى مَا لَا نَرَى يَا رَسُولَ اللهِ [18]

"اے عائشہ! یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ آپ ﷺ تو وہ کچھ دیکھ سکتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔"

نگاہ نبوی نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں کیسے دیکھا؟ اس بارے میں حضرت عائشہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،قَالَ رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام مُنْهَبِطًا،قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ،وَعَلَيْهِ ثِيَابُ سُنْدُسٍ مُعَلَّقًا بِهِ اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ [19]

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل علیہ السلام کو اترتے ہوئے دیکھا، انہوں نے زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو بھر دیا تھا اور سندس (باریک ریشم) کے ایسے کپڑے پہن رکھے تھے جن کے ساتھ موتی اور یاقوت لٹکے ہوئے تھے۔"

ان روایات سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی بصری استعداد دوسرے لوگوں کی طرح نہیں تھی بلکہ آپ ﷺ کی قوت بصارت غیر معمولی تھی اور آپ ﷺ ان چیزوں کو بھی دیکھ لیتے تھے جنہیں دوسرے لوگوں کے لیے دیکھنا ممکن نہیں ہوتا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی جبریل علیہ السلام سے ملاقات اور شق صدر کا بیان:

نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی جسمانی اعجاز، امتیازی صلاحیتوں اور منفرد خوبیوں کا مالک بنایا ہے۔ یہاں حضرت عائشہ کی ایک ایسی روایت پیش کی جاتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی قوت بصارت، قلبی طہارت و استعداد، سینۂ اقدس، گردن مبارک، پشت مبارک اور مہر نبوت کا بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ شَهْرًا بِحِرَاءٍ هُوَ وَخَدِيجَةُ فَوَافَقَ ذَلِكَ رَمَضَانَ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَجَعَ فَزِعًا حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ فَحُمَّ فَغَشَّتْهُ خَدِيجَةُ ثَوبًا،فَقَالَتْ: مَا لَكَ؟ قَالَ: مَا أَدْرِي غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فَجَاءَهُ الْجِنُّ. فَقَالَتْ: أَبْشِرْ،فَإِنَّ السَّلَامَ خَيْرٌ. ثُمَّ خَرَجَ أَيْضًا ذَاتَ يَوْمٍ. قَالَ: فَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ مُنْبَطًا لَهُ جَنَاحَانِ،جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ،يُهَابُ مِنْهُ فَأَقْبَلْتُ مُسْرِعًا فَسَبَقَنِي،وَكَانَ بَينِي وَبَيْنَ الْبَابِ،فَكَلَّمَنِي وَأَنِسْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ وَعَدَنِي مَوْعِدًا،فَجِئْتُ الْمَوْعِدَ وَأَبْطَأَ عَلَيَّ،فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِذَا أَنَا بِهِ وَمِيكَائِيلُ قَدْ هَبَطَا فَنَزَلَ جِبْرِيلُ إِلَى الْأَرْضِ وَأَقَامَ مِيكَائِيلُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَخَذَنِي جِبْرِيلُ فَسَلَقَنِيَ الْقَفَا،ثُمَّ شَقَّ عَنْ بَطْنِي فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ الْقَلْبَ فَشَقَّهُ،ثُمَّ أَخْرَجَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ،ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ،ثُمَّ أَعَادَهُ ثُمَّ لَأَمَهُ ثُمَّ كَفَأَنِي كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ،ثُمَّ خَتَمَ ظَهْرِي حَتَّى وَجَدْتُ مَسَّ الْخَاتِمِ،ثُمَّ قَالَ: اقْرَأْ. فَقُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا أَقْرَأُ. فَصَنَعَ بِي حَتَّى أَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ،ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَأْ. فَقُلْتُ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ} [العلق: 2] قَالَ: وَقَرَأْتُ خَمْسَ آيَاتٍ،ثُمَّ وَزَنَنِي بِرَجُلٍ فَوَزَنْتُهُ ثُمَّ وَزَنَنِي بِرَجُلَيْنِ فَوَزَنْتُهُمَا حَتَّى وَزَنْتُ مِائَةَ رَجُلٍ،فَقَالَ مِيكَائِيلُ: تَبِعَتْهُ أُمَّتُهُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ،ثُمَّ خَرَجَ بِي فَلَا أَلْقَى حَجَرًا وَلَا شَجَرًا إِلَّا قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ،ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَتْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ [20]

"نبی کریم ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک ماہ کے اعتکاف کی نذر مانی اور رمضان میں اعتکاف کیا۔ ایک دن نبی کریم ﷺ نکلے تو آپ ﷺ نے "السلام علیکم" کی آواز سنی، آپ ﷺ خوف زدہ ہو کر گھر لوٹے اور آپ ﷺ کو بخار سا ہو گیا۔ حضرت خدیجہ نے کپڑا اوڑھا دیا اور کہا کہ کیا ہوا؟ فرمایا: معلوم نہیں، میں نے کسی کو السلام علیک کہتے سنا، مجھے اندیشہ ہوا کہ کوئی جن ہو گا، تو حضرت خدیجہ نے کہا کہ خوش ہو جائیے کہ سلام کے الفاظ خیر کے لیے ہیں۔ پھر کسی اور دن نکلے اور فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ اس کا

ایک پر مشرق اور دوسرا مغرب میں ہے اور اس سے ہیبت ہوتی ہے۔ میں تیزی سے آگے بڑھا مگر جبریل مجھ سے آگے بڑھے اور میرے اور دروازے کے درمیان آ گئے اور مجھ سے باتیں کیں تو میں ان سے مانوس ہو گیا۔ پھر مجھ سے ایک وعدہ کیا، میں وعدہ کے مطابق پہنچ گیا مگر وہ پیچھے رہ گئے۔ میں نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ جبریل اور میکائیل آ گئے، جبریل زمین پر آ گئے جب کہ میکائیل آسمان و زمین کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ جبریل نے مجھے گدی (گردن کی پشت) سے پکڑا۔ پھر میرا پیٹ چاک کیا۔ اس میں سے دل نکال کر چیرا۔ پھر اس میں سے نکالا جو اللہ نے چاہا۔ پھر سونے کی ایک پلیٹ میں اسے دھویا۔ پھر اسے واپس رکھ دیا اور زخم سی دیا۔ پھر مجھے الٹایا جیسے برتن الٹایا جاتا ہے۔ پھر میری پشت پر مہر لگائی یہاں تک کہ میں نے مہر کا مس پایا۔ پھر کہا کہ پڑھیے۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا کہ کیا پڑھوں۔ پھر مجھے اس زور سے پکڑا کہ میں رونے کے قریب ہو گیا۔ پھر کہا کہ پڑھیے۔ پس میں نے کہا : اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔خَلَقَ الْإِنْسَانَ۔ میں نے پانچ آیات پڑھیں۔ پھر میرا وزن کیا ایک آدمی سے مگر میں زیادہ وزنی تھا۔ پھر دوسے وزن کیا مگر میں زیادہ وزنی تھا۔ حتیٰ کہ ایک سو کیساتھ وزن کیا (مگر میں زیادہ وزنی تھا) اس پر میکائیل نے کہا: رب کعبہ کی قسم ان کی پوری امت بھی وزن میں ان سے کم ہو گی۔ پھر مجھے نکال لائے۔ پھر میں جس پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتا تو وہ کہتا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۔ پھر میں خدیجہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی کہا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ -"

بصارت نبوی کے اعجاز کا بیان (جنت و دوزخ تک رسائی):

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا، آپ ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی، پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا:

لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ،حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الجَنَّةِ،حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ،وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا،حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ،وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ [21]

"میں نے اپنے اس کھڑے ہونے کی جگہ میں ہر وہ چیز دیکھ لی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، میں نے چاہا کہ جنت کے پھلوں میں سے ایک گچھا توڑ لوں اور جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا اس وقت تو میں نے جہنم کو اس حال میں دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو توڑ رہا تھا۔ میں نے اس میں عمرو بن لحیی کو دیکھا، یہ وہی شخص ہے جس نے سب سے پہلے سائبہ (بتوں کے نام پر جانور) چھوڑا (اور عربوں میں شرک کی ابتداء کی)۔"

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ کی قوت بصارت کے متعلق حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى فِي الظُّلْمَةِ كَمَا يَرَى فِي الضَّوْءِ [22]

"نبی کریم ﷺ اندھیرے میں بھی ایسے ہی دیکھتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے۔"

قاضی عیاض نے بھی بصارت نبوی کے اس اعجاز سے متعلق اس روایت کا ذکر کیا ہے۔[23]

نبی کریم ﷺ کے مبارک کانوں کے حسن و جمال کا بیان:

نبی کریم ﷺ کے مبارک کانوں کا تذکرہ حضرت عائشہ بہت خوب صورتی کے ساتھ کرتی ہیں اور آپ ﷺ کے مبارک کانوں کو روشن ستاروں سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتی ہیں:

وَكَانَ رُبَّمَا جَعَلَهُ غَدَائِرَ تَخْرُجُ الْأُذُنُ الْيُمْنَى مِنْ بَيْنَ غَدِيرَتَيْنِ تَكْتَنِفَانِهَا وَتَخْرُجُ الْأُذُنُ الْيُسْرَى مِنْ بَيْنِ غَدِيرَتَيْنِ تَكْتَنِفَانِهَا يَنْظُرُ مَنْ كَانَ يَتَأَمَّلُهُمَا مِنْ بَيْنِ تِلْكَ الْغَدَائِرِ كَأَنَّهُمَا تُوقَدُ الْكَوَاكِبُ الدُّرِّيَّةُ بَيْنَ سَوَادِ شَعَرِهِ [24]

"بعض اوقات نبی کریم ﷺ اپنی پُر نور زلفوں کو لٹوں کی شکل میں بناتے اور دایاں اور بایاں دونوں کان ان لٹوں میں سے نکال لیتے تو وہ ایسے نمایاں ہوتے کہ جیسے بالوں کی سیاہی میں روشن ستارے چمک رہے ہوں۔"

نبی کریم ﷺ کے لعاب مبارک کا بیان:

نبی کریم ﷺ کا لعاب مبارک بھی مریضوں کی شفایابی کا ذریعہ تھا، چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں :

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ :بِسْمِ اللَّهِ،تُرْبَةُ أَرْضِنَا،بِرِيقَةِ بَعْضِنَا،يُشْفَى سَقِيمُنَا،بِإِذْنِ رَبِّنَا [25]

"نبی کریم ﷺ مریض کے لیے (انگشت شہادت زمین پر لگا کر) یہ دعا پڑھتے تھے: بِسْمِ اللَّهِ،تُرْبَةُ أَرْضِنَا،بِرِيقَةِ بَعْضِنَا،يُشْفَى سَقِيمُنَا،بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ "اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ ملتی ہے تو ہمارے رب کے حکم سے ہمارا مریض شفاء پاتا ہے ۔"

مسند حمیدی میں بھی حضرت عائشہ سے اسی طرح کی روایت مروی ہے جس میں یہ تفصیل بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی شہادت کی انگلی زمین پر لگاتے اور پھر اٹھا کر مذکورہ دعا پڑھتے تھے۔[26]

نبی کریم ﷺ کے رخسار پر انوار کا بیان:

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں:

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ [27]

"نبی کریم ﷺ کے رخسار مبارک سھل (نرم، ہموار اور کم گوشت والے) تھے۔"

نبی کریم ﷺ کی گردن مبارک کا بیان:

نبی کریم ﷺ کی گردن مبارک بھی سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت تھی، زیادہ لمبی تھی نہ زیادہ چھوٹی بلکہ مناسب و معتدل تھی۔ اس کی رنگت بھی انتہائی پُر کشش تھی اور حضرت عائشہ نے اس کی خوب صورتی کو بیان بھی بہت مثالی انداز میں کیا ہے، چنانچہ حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں:

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ عِبَادِ اللَّهِ عُنُقًا لَا يُنْسَبُ إِلَى الطُّوَلِ وَلَا إِلَى الْقِصَرِ مَا ظَهَرَ مِنْ عُنُقِهِ لِلشَّمْسِ وَالرِّيَاحِ فَكَأَنَّهُ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ مُشْرَبٌ ذَهَبًا يَتَلَأْلَأُ فِي بَيَاضِ الْفِضَّةِ وَحُمْرَةِ الذَّهَبِ وَمَا غَيَّبَتْهُ الثِّيَابُ مِنْ عُنُقِهِ وَمَا تَحْتَهَا فَكَأَنَّهُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ [28]

"نبی کریم ﷺ کی گردن مبارک سب لوگوں سے زیادہ حسین تھی۔ نہ تو لمبی تھی نہ چھوٹی (بلکہ معتدل تھی)، گردن مبارک کا جو حصہ سورج اور آب و ہوا کا سامنا کرتا اس میں سرخی اور سفیدی کی آمیزش تھی جیسے چاندی کے پیالے میں سنہری مشروب چاندی کی سفیدی اور سونے کی سرخی میں چمکتا ہو اور گردن اور جسم مبارک کا جو حصہ کپڑوں کے نیچے تھا وہ ایسے سفید اور روشن تھا کہ جیسے چودھویں کا چاند۔"

نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کا بیان

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں:

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثَّ اللِّحْيَةِ [29] ۔"نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔"

نبی کریم ﷺ کے سینۂ اقدس کا بیان:

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں:

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِيضَ الصَّدْرِ [30] ۔"نبی کریم ﷺ کا سینہ مبارک وسیع اور چوڑا تھا۔"

نبی کریم ﷺ کی پشت مبارک کا بیان:

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں:

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسِعَ الظَهر [31] ۔"نبی کریم ﷺ کی پشت مبارک کشادہ تھی۔"

نبی کریم ﷺ کی پشت مبارک کے بارے میں حضرت عائشہ یوں بھی بیان فرماتی ہیں:

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلَ مَسرُبَةِ الظَهرَ [32] ۔"نبی کریم ﷺ کی پشت مبارک کی ہڈی لمبی تھی۔"

نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر کا بیان:

نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر کی خصوصیات کو حضرت عائشہ نے خود نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے مشاہدات کو بھی بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا قلب اطہر ہر وقت بیدار رہتا، حتیٰ کہ نیند کی حالت میں بھی آپ ﷺ کی آنکھیں تو سو جاتیں مگر دل بیدار رہتا، آپ ﷺ کا قلب اطہر تقویٰ اور خوف خدا کی صفات کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ متقی تھا۔اس حوالے سے حضرت عائشہ کی روایات درج ذیل ہیں:

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي [33] ۔"میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔"

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ حَتَّى يَنْفُخَ،ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ [34]

"نبی کریم ﷺ بعض اوقات سوتے تو خراٹے لیتے، پھر بیدار ہو کر نماز پڑھنے لگتے اور نیا وضو نہ کرتے۔"

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ بِمَا يُطِيقُونَ فَيَقُولُونَ :إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ،قَدْ غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ،مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ،وَمَا تَأَخَّرَ،فَيَغْضَبُ حَتَّى يُرَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ :ثُمَّ يَقُولُ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُكُمْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ،وَأَتْقَاكُمْ لَهُ قَلْبًا [35]

"نبی کریم ﷺ لوگوں کو کسی ایسے کام کا حکم فرماتے جس کے بجالانے کی طاقت وہ رکھتے ہوں اور وہ کہتے:(یا رسول اللہ) ہم آپ ﷺ کی طرح نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں،تو نبی کریم ﷺ غضب ناک ہو جاتے

اور غصے کے آثار آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر نظر آنے لگتے اور فرماتے: اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کے متعلق سب سے زیادہ جانتا ہوں اور تم سب سے زیادہ خوف خدا (تقویٰ) رکھنے والا دل رکھتا ہوں۔"

نبی کریم ﷺ کی مہر نبوت کا بیان:

حضرت عائشہ سے مروی ایک طویل روایت ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی ابتدائی علامات نبوت کا بیان ہے۔ اسی میں آپ ﷺ کے شق صدر اور مہر نبوت کا ذکر بھی ہے۔ آپ ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت موجود تھی جس کا باقاعدہ نشان بنا ہوا تھا اور اسے دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا تھا، چنانچہ حضرت عائشہ بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بتایا:

ثُمَّ خَتَمَ ظَهْرِي حَتَّى وَجَدْتُ مَسَّ الْخَاتِمِ [36]

"پھر (جبریل) نے میری پشت پر مہر نبوت لگائی یہاں کہ میں نے (اپنی پشت پر) مہر کا مس پایا۔"

نبی کریم ﷺ کے مبارک ہاتھوں کا بیان:

حضرت عائشہ نہ صرف یہ کہ نبی کریم ﷺ کے مبارک ہاتھوں کی ساخت اور خوبصورتی کو بیان کرتی ہیں بلکہ یہ بھی بتاتی ہیں کہ آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں میں کیا کیا کمالات تھے، آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے حسن اور ہتھیلیوں کی نرمی کو جس طرح حضرت عائشہ نے بیان کیا ہے وہ قابل مطالعہ ہے، چنانچہ آپ فرماتی ہیں:

كَأَنَّ أَصَابِعَهُ قُضْبَانُ الْفِضَّةِ وَكَانَتْ كَفُّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْيَنَ مِنَ الْخَزِّ،وَكَأَنَّ كَفَّهُ كَفُّ عَطَّارٍ طِيبًا مَسَّهَا بِطِيبٍ أَوْ لَمْ يَمَسَّهَا بِهِ يُصَافِحُهُ الْمُصَافِحُ فَيَظَلُّ يَوْمَهُ يَجِدُ رِيحَهَا وَيَضَعُهَا عَلَى رَأْسِ الصَّبِيِّ فَيُعْرَفُ مِنْ بَيْنِ الصِّبْيَانِ [37]

"نبی کریم ﷺ کی مبارک انگلیاں ایسی تھیں جیسے چاندی کی شاخیں اور آپ ﷺ کی ہتھیلی ریشم سے زیادہ نرم تھی اور آپ ﷺ خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں آپ ﷺ کی ہتھیلیاں عطار کے ہاتھوں کی طرح معطر رہتی تھی۔ آپ ﷺ سے مصافحہ کرنے والا سارا دن خوشبو محسوس کرتا رہتا اور آپ ﷺ جب کسی بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتے تو وہ خوشبو کی وجہ سے دوسرے بچوں سے الگ پہچانا جاتا تھا۔"

اسی طرح ایک اور روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ الْمُعَوِّذَاتِ،وَيَنْفُثُ ،قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْتَكَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،جَعَلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ،وَأَمْسَحُهُ بِكَفِّهِ،رَجَاءَ بَرَكَةِ يَدِهِ [38]

"نبی کریم ﷺ اگر بیمار ہو جاتے تو معوذات (سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لیتے تھے، پھر جب نبی کریم ﷺ مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو میں آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑتی اور یہی کلمات پڑھ کر نبی کریم ﷺ کا اپنا ہاتھ ہی ان کے جسم پر پھیر دیتی تاکہ ان کے ہاتھ کی برکت حاصل کی جا سکے۔"

نبی کریم ﷺ کے کلام مبارک کا بیان:

نبی کریم ﷺ کی گفتگو کے متعلق حضرت عائشہ کے بیانات درج ذیل ہیں:

مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا،وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ،يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ [39]

"نبی کریم ﷺ تم لوگوں کی طرح لگاتار (جلدی جلدی) گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ ﷺ واضح اور ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے، آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے والا اس گفتگو کو یاد کر لیتا تھا۔"

کلام نبوی کی صفت بلاغت کے بارے میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ [40]

"نبی کریم ﷺ کی گفتگو کا ہر لفظ الگ الگ ہوتا تھا، جو بھی اسے سنتا (آسانی سے) سمجھ لیتا۔"

ایک اور مقام پر حضرت عائشہ نبی کریم ﷺ کی مبارک گفتگو پر یوں تبصرہ کرتی ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ أَحْصَاهُ [41]

"نبی کریم ﷺ اس طرح گفتگو فرماتے کہ اگر کوئی گننے والا ان الفاظ کو شمار کرنا چاہے تو کر سکتا تھا۔"

کلام نبوی سے متعلق حضرت عائشہ کے بیانات کا خلاصہ یہ ہے:

- آپ ﷺ کی گفتگو کا انداز دوسرے لوگوں سے منفرد و ممتاز تھا۔
- آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے اور آپ ﷺ کے کلام مبارک کا ہر ہر لفظ بالکل واضح ہوتا تھا۔
- آپ ﷺ کی گفتگو آسانی سے ہر آدمی کی سمجھ میں آجاتی تھی۔
- آپ ﷺ کی گفتگو کے الفاظ کو شمار بھی کیا جا سکتا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی مبارک پنڈلیوں اور رانوں کا بیان:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

جَمِيلَ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ مِنَ الْفَخِذَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ [42]

"آپ ﷺ کے جسم انور کا وہ حصہ جو تہبند کے نیچے رہتا، جیسے رانیں اور پنڈلیاں، وہ بھی جمیل اور متناسب تھا۔"

نبی کریم ﷺ کے قدمین شریفین کا بیان:

نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک کی سفیدی اور حسن و جمال کا بیان گزر چکا، آپ ﷺ کے قدمین شریفین بھی اسی طرح خوب صورتی اور سفیدی کے حامل تھے، چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ قَدَمَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَيْثُ أَتَى الصَّلَاةَ فِي مَرَضِهِ [43]

"گویا میں اب بھی نبی کریم ﷺ کے قدمین شریفین کی اس سفیدی کو دیکھ رہی ہوں کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی مرض الوفات میں نماز ادا فرماتے تھے۔"

نبی کریم ﷺ کی رفتار مبارک کا بیان:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَتَقَلَّعُ وَيَتَصَبَّبُ فِي صَبَبٍ يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي الْهُوَيْنَا بِغَيْرِ تَبَخْتُرٍ يُقَارِبُ الْخُطَى وَالْمَشْيَ عَلَى الْهَيْبَةِ يَبْدُرُ الْقَوْمَ إِذَا مَشَى إِلَى خَيْرٍ أَوْ سَارَعَ إِلَيْهِ وَيَسُوقُهُمْ إِذَا لَمْ يُسَارِعْ إِلَى شَيْءٍ مَشْيُهُ الْهُوَيْنَا

وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِأَبِي آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَشْبَهَ النَّاسِ بِي خَلْقًا ,خُلُقًا [44]

"نبی کریم ﷺ جب چلتے تو قوت کے ساتھ چلتے گویا بلندی سے پستی کی طرف چل رہے ہوں۔ باوقار انداز سے چلتے جس میں تکبر نہیں ہوتا تھا۔ قدم قریب رکھتے اور ہیبت کے ساتھ چلتے، جب کسی خیر کی طرف چلتے تو لوگوں سے آگے بڑھ جاتے اور جب جلدی نہ ہوتی تو ان کو آگے چلاتے اور نرمی سے چلتے اور نبی کریم ﷺ فرماتے: میں اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سب لوگوں سے زیادہ شکل وصورت اور اخلاق میں میرے مشابہ تھے۔"

نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو کا بیان:

نبی کریم ﷺ کا جسم مبارک معطر معطر تھا۔ پیدائش کے وقت سے لے کر وفات تک اس خوشبو مبارک کو محسوس کیا گیا۔ یہاں تک کہ راستوں میں پھیلی خوشبو بتادیتی تھی کہ حضور ﷺ اس طرف سے گزرے ہیں۔ اس پر متعدد روایات کتب حدیث میں موجود ہیں۔ یہاں حضرت عائشہ کی ایک روایت کو بیان کیا جاتا ہے:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي قَالَتْ :فَلَمَّا خَرَجَتْ نَفْسُهُ،لَمْ أَجِدْ رِيحًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْهَا [45]

"نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کا سر مبارک میرے حلق اور سینہ کے درمیان تھا اور جب نبی کریم ﷺ کی روح مبارک نکلی تو (ایک ایسی مہک آئی) کہ میں نے اس سے بہتر خوشبو کبھی بھی محسوس نہیں کی تھی۔"

بالعموم وفات کے بعد جسم کی تازگی اور حسن وجمال باقی نہیں رہتا، بلکہ مرجھا جاتا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ کا امتیاز ہے کہ بعد وصال بھی نہ صرف تازگی برقرار رہی بلکہ خوشبو بھی باقی رہی اور جس نے آپ ﷺ کے جسم معطر کو مس کیا وہ ہمیشہ اس کی فرحت محسوس کرتا رہا۔

نتائج بحث:

اس تحقیقی مضمون سے حاصل ہونے والے نتائج درج ذیل ہیں:

1. نبی کریم ﷺ کو جس طرح دیگر فضائل و مناقب میں کائنات میں انفرادیت وامتیاز حاصل ہے اسی طرح آپ ﷺ اپنے شمائل، جسمانی ساخت اور حسن وجمال میں بھی بے مثل ہیں۔
2. نبی کریم ﷺ کے اعضائے بدنیہ نہ صرف یہ کہ حسن وجمال میں اپنی مثال آپ ہیں بلکہ منبع برکات ہونے کے ساتھ ساتھ معجزانہ شان کے حامل ہیں۔
3. انبیائے کرام میں آپ ﷺ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات کے علاوہ آپ ﷺ کی ذاتی زندگی اور جسمانی خدوخال تک کی تفصیلات اور جزئیات بھی محفوظ ہیں اور امت تک پہنچی ہوئی ہیں۔

4. نبی کریم ﷺ کے پیکر جسمانی کے خد وخال، حسن وجمال اور آپ ﷺ کے اعضائے بدنیہ (سر مبارک تا قدمین شریفین) کے توازن وتناسب کو حضرت عائشہ نے بہت خوب صورتی اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔
5. حضرت عائشہ شمائل نبوی کے جمالیاتی اور جبی پہلو کو کما حقہ اجاگر کرتی ہیں۔ان کے منہج کی اس خوبی کی وجہ سے ان کا بیان امت کی علمی ضرورت کو پورا کرنے کے علاوہ محبت رسول ﷺ کے جذبے کو جِلا بخشنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔
6. حضرت عائشہ شمائل نبوی کے ابلاغ میں فصاحت وبلاغت کی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی ہیں اور اس طرح منظر کشی فرماتی ہیں کہ مخاطب کو سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا گمان ہوتا ہے۔
7. حضرت عائشہ کے اسلوب کی ایک خاص خوبی یہ بھی ہے کہ ان کے بیان سے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کی ذاتی عقیدت ومحبت بھی چھلکتی ہے، جس سے ان کی حیثیت محض ایک راویہ کی نہیں رہ جاتی بلکہ وہ شمائل نبوی کی دلکشی اور نور سے واقعتاً فیض یاب ہونے والی شخصیت کے طور پر سامنے آتی ہیں اور یہ بات ان کے سامع ومخاطب کو بھی شمائل نبوی کا گرویدہ بنانے کا سبب بنتی ہے۔یوں ان کا اسلوبِ بیان مثالی تاثیر کا حامل بن جاتا ہے۔

سفارشات:

اس تحقیقی کاوش سے حاصل ہونے والے نتائج کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1. سراپائے نبوی ﷺ کے علاوہ نبی کریم ﷺ کی عادات وخصائل، مقام عبدیتِ نبوی ﷺ، دعواتِ نبوی ﷺ، طبِ نبوی ﷺ، اخلاقِ نبوی ﷺ، متاعِ نبوی ﷺ اور کیفیاتِ وصالِ نبوی ﷺ پر سیدہ عائشہ سے بہت نادر معلومات مروی ہیں جن پر الگ کام کی ضرورت ہے۔
2. شمائل نبوی کے علاوہ بھی سیدہ عائشہ سے بہت کچھ مروی ہے ان پر الگ تحقیقی کام کیا جانا چاہیے جیسے نبی کریم ﷺ کے اسفار اور مغازی کا بیان وغیرہ۔
3. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بھی امہات المؤمنین میں سے بعض کی مرویات کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک پر الگ کام کیا جانا چاہیے جیسے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ، ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔
4. شمائل نبوی کے ابلاغ میں امہات المؤمنین کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی بعض شخصیات کی خدمات قابل ذکر ہیں۔اس حوالے سے ان کی الگ الگ خدمات کا جائزہ لینا بھی اہمیت کا حامل ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ابو بکر احمد بن حسین البیہقی،دلائل النبوۃ،بیروت،دار الکتب العلمیہ،1405ھ،جِمَاعُ أَبْوَابِ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ،حَدِيثُ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ،ج1،ص298

Abu Bakr Ahmad Bin Husain Al Baihiqi, Dalail al Nubuwwah, (Bairut: Dar al Kutub al Ilmiyyah, 1405 A.H.), 1:298

2۔ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی،دلائل النبوہ،بیروت،دار لنفائس،1986ء،الْفَصْلُ الرَّابِعُ ذِكْرُ الْفَضِيلَةِ الرَّابِعَةِ,ص637

Abu Nuaim Ahmad Bin Abdullah Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, (Bairut: Dar al Nafais, 1986 A.D.) p637

3۔البیہقی،دلائل النبوہ،جِمَاعُ أَبْوَابِ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ،حَدِيثُ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ،ج1،ص299

Al Baihiqi, Dalail al Nubuwwah, 1:299

4۔محمد بن عیسیٰ الترمذی،الشمائل المحمدیہ،بیروت،دار احیاء التراث العربی،س۔ن،بَابُ مَا جَاء فِي شَعرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ ،ص34

Muhammad Bin Eesa al Tirmadhi, Al Shamail al Muhammadiyyah, (Bairut: Dar Ihya al Turath al Arabi), p34

5۔الاصبہانی،دلائل النبوہ،الْفَصْلُ الْوَاحِدُ وَالثَّلَاثُونَ،ص637

Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, p637

6۔ ایضاً،ص638

Ibid, p638

7۔ محمد بن یزید ابن ماجہ،السنن كِتَابُ اللِّبَاسِ بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالذَّوَائِبِ،رقم الحدیث:3633

Muhammad Bin Yazeed Bin Maja, Al Sunan, Hadith # 3633

8۔احمد بن حنبل،مسند،مؤسسۃ الرسالہ،2001ء،مسند عائشہ،ج43،ص73

Ahmad Bin Hanbal, Musnad, (Muassasa al Risalah, 2001 A.D.) Musnad Ayesha, 43:73

9۔احمد بن عمرو البزار،مسند،مدینہ منورہ،مکتبۃ العلوم والحکم،2009ء،مَا رَوَتْ عَائِشَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ،ج1،ص128

Ahmad Bin Amar Al Bazzar, Musnad, Maktaba al Uloom wal Hikam, 2009 A.D., 1:128

10۔ابو قاسم علی بن حسن ابن عساکر،تاریخ دمشق،دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،1995ء،اَلسِيرَةُ النَبَوِيةُ،بَابُ صِفَةِ خَلقِه وَمَعرِفَة خلقِه،ج3،ص310

Abu Qasim Ali Bin Hasan (Abn e Asakir), Tareekh e Dimashq, (Dar al Fikr,1995 A.D.), 3:310

11۔علی بن سلطان ملا علی قاری،شرح الشفا،بیروت،دار الکتب العلمیہ،1421ھ،الْبَابُ الثَّانِي فِي تَكْمِيلِ اللَّهِ تَعَالَى لَهُ المحَاسِن خَلقاً وَخُلقاوَفَصْلُ إن قُلت أكرَمَكَ الله تَعالى لَا خفَاء عَلَى القطعِ بِالجُملَةِ،ج1،ص159

Ali Bin Sultan (Mulla Ali Qari), sharh al Shifa, (Bairut: Dar al Kutub al Ilmiyyah, 1421 A.H.), 1:159

12۔ابن عساکر، علی بن الحسن، تاریخ مدینہ، دمشق،3/ 307-308

Ibny Asakir, Ali bin Alhasan, Tareekh Madina, Damashq, 3/307-308
Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, p638

13۔الاصبہانی،دلائل النبوہ،الْفَصْلُ الْوَاحِدُ وَالثَّلَاثُونَ ،ص638

Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, p638

14۔احمد بن حنبل،مسند،مسند عائشہ،ج40،ص332

Ahmad Bin Hanbal, Musnad, Musnad Ayesha, 40:332

[15]۔ ایضاً ،ج42،ص89

Ibid, 42:89

[16]۔ محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح،كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ بَابُ قَوْلِهِ:فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ، رقم الحدیث: 4828

Muhammad Bin Ismaeel Al Bukhari, Al Jame al Sahih, Hadith # 4828

[17]۔ الاصبہانی، دلائل النبوہ،الْفَصْلُ الْوَاحِدُ وَالثَّلَاثُونَ ،ص639

Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, p639

[18]۔ احمد بن حنبل، مسند، مسند عائشہ، ج41، ص351

Ahmad Bin Hanbal, Musnad, Musnad Ayesha, 41:351

[19]۔ ایضاً، ص378

Ibid, p378

[20]۔ ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم ابن راہویہ، مسند، مدینہ منورہ، مکتبۃ الایمان، 1991ء،مَا يُرْوَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، ج3، ص 970

Abu Yaqoob Ishaq Bin Ibraheem (Abn e Rahwaih), Musnad, (Madina, Maktaba al Eeman, 1991 A.D.), 3:970

[21]۔ البخاری، الجامع الصحیح،أَبوَابُ العَمَلِ فِي الصَّلاَةِ،بَابُ إِذَا انْفَلَتَتْ الدَّابَّةُ فِي الصَّلاَةِ، رقم الحدیث:1212

Al Bukhari, Al Jame al Sahih, Hadith # 1212

[22]۔ ابو القاسم تمام بن محمد، الفوائد، ریاض، مکتبۃ الرشد، 1412ھ،وَمِنْ أَحَادِيثِ جَنَاحِ بْنِ عَبَّادٍ، ج2، ص133

Abu Al Qasim Tamam Bin Muhammad, Al Fawaid, (Riad, Maktaba al Rushd, 1412 A.H.), 2:133

[23]۔ عیاض بن موسیٰ قاضی، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، عمان، دار الفیحاء، 1407ھ،الْبَابُ الثَّانِي فِي تَكْمِيلِ اللَّهِ تَعَالَى لَهُ الْمَحَاسِنَ خَلْقًا وَخُلُقًا، الْفَصْلُ الرابِعُ وُفُورُ عَقلِه وفَصَاحَةُ لِسَانِه وَقُوةُ حَوَاسِه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،ج1، ص163

Ayad Bin Musa Qadi, Al Shifa, (Umman, Dar al Faikha, 1407 A.H.), 1:163

[24]۔ الاصبہانی، دلائل النبوہ،الْفَصْلُ الْوَاحِدُ وَالثَّلَاثُونَ ،ص638

Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, p638

[25]۔ البخاری، الجامع الصحیح،كِتَابُ الطِبِ،بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحدیث:5745

Al Bukhari, Al Jame al Sahih, Hadith # 5745

[26]۔ ابو بکر عبد اللہ بن زبیر الحمیدی، مسند، دمشق، دار السقا، 1996ء،أَحَادِيثُ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، ج1، ص284

Abu Bakr Abdullah Bin Zubair Al Humaidi, Musnad, (Dimashq, Dar al Siqa,1996 A.D.), 1:284

[27]۔ الاصبہانی، دلائل النبوہ،الْفَصْلُ الْوَاحِدُ وَالثَّلَاثُونَ ،ص639

Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, p639

[28]۔ ایضاً

Ibid

[29]۔ ایضاً

Ibid

[30]۔ ایضاً، 638

Ibid, p638

31۔ البیہقی، دلائل النبوہ، جِمَاعُ أَبْوَابِ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ، حَدِيثُ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ، ج1، ص304
Al Baihiqi, Dalail al Nubuwwah, 1:304

32۔ ایضاً
Ibid

33۔ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، المصنف، ہندوستان، المجلس الہندی، 1403ھ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الرَّجُلَ، ج2، ص404
Abu Bakr Abd Al Razzaq Bin hammam, Al Musannaf, (Al Majlis al Hindi, 1403 A.H.), 2:404

34۔ احمد بن حنبل، مسند، مسند عائشہ، ج41، ص486
Ahmad Bin Hanbal, Musnad, Musnad Ayesha, 41:486

35۔ ایضاً، ج40، ص376
Ibid, 40:376

36۔ ابن راہویہ، مسند، مَا يُرْوَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، ج3، ص 970
Abn e Rahwaih, Musnad, 3:970

37۔ الاصبہانی، دلائل النبوہ، الْفَصْلُ الْوَاحِدُ وَالثَّلَاثُونَ ، ص638
Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, p638

38۔ احمد بن حنبل، مسند، مسند عائشہ، ج41، ص250
Ahmad Bin Hanbal, Musnad, Musnad Ayesha, 41:250

39۔ الترمذی، الشمائل المحمدیہ، بَابُ كَيفَ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ ، ص134
Al Tirmadhi, Al Shamail al Muhammadiyyah, p134

40۔ ابو داوَد سلیمان بن اشعث، السنن، كِتَاب الْأَدَبِ، بَابُ الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ، رقم الحدیث:4839
Abu Daud Sulaiman Bin Ashath, Al Sunan, Hadith # 4839

41۔ الحمیدی، مسند، أَحَادِيثُ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، ج1، ص281
Al Hameedi, Musnad, 1:281

42۔ الاصبہانی، دلائل النبوہ، الْفَصْلُ الْوَاحِدُ وَالثَّلَاثُونَ، ص638
Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, p638

43۔ نعمان بن ثابت ابو حنیفہ، مسند الامام الاعظم من روایۃ الحصکفی، کراچی، مکتبۃ البشریٰ، 2010ء، كِتَابُ الفَضَائِلِ، بَابُ فضائلِ النَبِي صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ ، ص521
Abu Hanifa Noman Bin Thabit, Musnad Al Imam Al Azam Min Riwayat Al Khaskafi, (Karachi, Maktaba Al Bushra, 2010 A.D.), p521

44۔ الاصبہانی، دلائل النبوہ، الْفَصْلُ الْوَاحِدُ وَالثَّلَاثُونَ، ص638
Al Isbahani, Dalail al Nubuwwah, p638

45۔ احمد بن حنبل، مسند، مسند عائشہ، ج41، ص391
Ahmad Bin Hanbal, Musnad, Musnad Ayesha, 41:391